بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

خاص نمبر ۵ خطبہ

الفضل

یوم شنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۶ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش | ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۱۶ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور بےخوابی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ نے تو ملک کو آزاد کر دیا لیکن ملک نے اپنے آپ کو آزاد نہیں کیا

دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ پاکستان اور انڈیا کو عدل اور انصاف پر قائم کرے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء

مرتبہ:- چودھری فیض احمد صاحب گجراتی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج کا دن

ہندوستان کے لئے ایک یوم برزخ کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ آج رات کے بارہ بجے کے معاً بعد سے ہندوستان

انگریزی اقتدار

سے آزاد ہو چکا ہے۔ اور اب یہ ملک دو آزاد حکومتوں میں بٹ گیا ہے اس کا ایک حصہ انڈین ڈومینین کہلاتا ہے۔ اور ایک حصہ پاکستان کہلاتا ہے۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد یعنی اگر یہ عرصہ غدر کے زمانہ سے شمار کیا جائے۔ جب تک کہ اسلامی بادشاہت کا کچھ کچھ نشان ابھی ہندوستان میں باقی تھا۔ تو پورے نوے سال کے بعد آج یہ ملک غیر ملکی حکومت کے اقتدار سے آزاد ہوا ہے۔ اور اگر صرف پنجاب کے علاقہ کو لیا جائے تو پورے سو سال کے بعد آج یہ علاقہ غیر ملکی اقتدار سے آزاد ہوا ہے حکومتیں ظالم ہوں یا منصف لیکن آج ایک ہندوستانی یہ محسوس کر سکتا ہے۔ کہ اس ملک میں اسی کی حکومت ہے۔ خواہ اس کے نائب حکام

عدل اور انصاف

سے کام نہ بھی لیتے ہوں۔ جہاں تک قانون کا سوال ہے۔ اور جہاں تک آئین کا سوال ہے۔ آج ہر ایک ہندوستانی اپنے ملک میں اس سے زیادہ حقوق کا مستحق ہے۔ جتنا کہ ایک غیر ملکی باشندہ۔ لیکن آج سے پہلے ایک غیر ملکی باشندہ زیادہ حقوق کا مستحق سمجھا جاتا تھا۔ اور ایک ہندوستان کا باشندہ باوجود اپنے ہی ملک میں رہنے کے کم حقوق کا مستحق سمجھا جاتا تھا۔ یہ

اتنا بڑا تغیر

ہے۔ کہ دل اس کا اندازہ لگانے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ اور اگر یہ تغیر اپنے ساتھ کچھ اور

تلخ باتیں

نہ رکھتا تو ہر ہندوستانی خواہ وہ انڈیا کا باشندہ ہو یا پاکستان کا خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جانا چاہیئے تھا۔ اور اس کا دل خوشی سے لبریز ہو جانا چاہیئے تھا لیکن اس آزادی کے ساتھ ساتھ خونریزی اور ظلم کے آثار

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

بھی نظر آ سکتے ہیں۔ خصوصاً ان علاقوں میں جن کے ہم باشندے ہیں

وسطی پنجاب

اس وقت لڑائی جھگڑے اور فساد کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور ان فسادات کے متعلق روزانہ جو خبریں آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں آدمی روزانہ موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں۔ اور ایک بڑی جنگ میں جتنے آدمی روزانہ مارے جاتے تھے۔ اتنے آجکل اس چھوٹے سے علاقہ میں قتل ہو رہے ہیں۔ اور ایک بھائی دوسرے بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ پس ان حالات کے ماتحت جیسے

عید کے دن

اس عورت کے دل میں خوشی نہیں ہو سکتی۔ جس کے اکلوتے بچے کی لاش اس کے گھر میں پڑی ہوئی ہو۔ اور جیسے کسی قومی فتح کے دن ان لوگوں کے دل فتح کی خوشی میں شامل نہیں ہو سکتے جن کی نسل فتح سے پیشتر اس لڑائی میں ماری گئی ہو۔ اسی طرح آج ہندوستان کا سمجھدار طبقہ باوجود

خدا تعالےٰ کا شکر

ادا کرنے کے اپنے دل میں پوری طرح خوش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے تو ملک کو آزاد کر دیا۔ لیکن ملک نے اپنے آپ کو آزاد نہیں کیا۔ یہ

دو حکومتیں

جو آج قائم ہوئی ہیں۔ ہمیں ان دونو سے ہی تعلق ہے۔ کیونکہ مذہبی جماعتیں کسی ایک ملک یا حکومت سے وابستہ نہیں ہوتیں۔ ہماری جماعت کے افراد پاکستان میں بھی ہیں اور ہماری جماعت کے افراد انڈیا میں بھی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی پہلے ہماری جماعت کے افراد افغانستان میں بھی پائے جاتے تھے اور ایران میں بھی۔ عراق میں بھی پائے جاتے تھے اور شام میں بھی۔ مصر میں بھی پائے جاتے تھے اور سوڈان میں بھی۔ ملایا میں پائے جاتے تھے اور برما میں بھی۔ جاوا میں بھی پائے جاتے تھے اور سماٹرا میں بھی۔ انگلستان میں بھی پائے جاتے تھے اور یونائیٹڈ سٹیٹس میں بھی۔ مشرقی افریقہ میں بھی پائے جاتے تھے اور مغربی افریقہ میں بھی۔ اور یہ تمام ممالک ایسے ہیں جو یا تو ہندوستان سے انتظامی طور پر الگ تھے۔ یا گورنمنٹ برطانیہ سے ہی الگ تھے۔ اور خود مختار اور آزاد تھے۔ پس یہ کوئی

نیا تغیر

ہماری جماعت کے لئے نہیں ہے کیونکہ پہلے بھی ہماری جماعت کے افراد مختلف ممالک میں موجود تھے صرف فرق اتنا ہے کہ جیسے کسی خاندان کے تین لڑکے ہوں۔ اور ان میں سے دو بھائی تو اکٹھے ہوں اور انہوں نے ابھی تک اپنی جائداد بھی تقسیم نہ کی ہوئی ہو۔ اور تیسرا بھائی الگ ہو چکا ہوا ہو۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد حوادث زمانہ سے وہ دونو بھائی جو اکٹھے رہ رہے تھے جائداد کو تقسیم کر لیں۔ اور الگ الگ رہنے لگ جائیں۔ پہلے بھائی کی جدائی کا تو کوئی خاص اثر نہ تھا۔ لیکن اب جو دو بھائی ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں گے۔ تو وہ ایک دوسرے کے مکانوں کو دیکھ کر۔ ایک دوسرے کے انتظامات کو دیکھ کر ضرور ایک چبھن سی اپنے دلوں میں محسوس کریں گے۔ اور ان کی آنکھوں میں پانی بھر آئے گا۔ پس گو ہماری جماعت کے افراد پہلے بھی غیر ملکوں میں رہتے تھے۔ مگر وہ تو پہلے ہی ہم سے الگ رہتے تھے۔ مگر اب جو

ہمارے بھائی

ہم سے الگ ہو رہے ہیں وہ ایک عرصہ سے اکٹھے رہتے آ رہے تھے۔ اب ہم ایک دوسرے سے اس طرح ملا کریں گے۔ جیسے غیر ملکی لوگ آپس میں ملا کرتے ہیں

پس ہم اس آزادی اور جدائی کے موقعہ پر خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں ملکوں ہی کو ترقی بخشے۔ ان دونوں ملکوں کو عدل اور انصاف پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ اور ان دونوں ملکوں کے لوگوں کے دلوں میں

محبت اور پیار کی روح

بھر دے۔ یہ دونوں ملک ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ لیکن برادرانہ طور پر۔ ہمدردانہ طور پر۔ اور مخلصانہ طور پر۔ اور جہاں ان میں روح مقابلہ پائی جائے وہاں ان میں

تعاون اور ہمدردی کی روح

بھی پائی جائے۔ اور یہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک حال ہوں۔ خدا تعالےٰ انہیں ہر شر سے بچائے۔ اور اپنے فضل سے

امن۔ صلح اور سمجھوتے

کے ذریعہ سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ ہم پھر اس ملک کو اکٹھا دیکھ سکیں۔ اور اس کو اسلام کی روشنی سے کے پھیلانے کا مرکز بنا سکیں۔ (اللّٰھم آمین)

پاکستان اور ہندوستان کی نوآبادیات کا خیر مقدم

برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی ۲۴ ستمبر ۱۵۹۹ء میں معرض وجود میں آئی۔ اور انگریز ہندوستان میں داخل ہوئے۔ اور رفتہ رفتہ یہاں کے حکمران بن گئے۔ آج قریباً ساڑھے تین صدیوں کے بعد ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو تمام اختیارات حکومت سے دستبردار ہو کر انگریز ہندوستان کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ ہم پاکستان اور ہندوستان کی ہر دو نوآبادیات کا نہایت خوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کی خوشحالی اور کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب

قادیان ۱۵ اگست۔ آج قادیان میں بھی یوم آزادی منایا گیا۔ چنانچہ اس سلسلے میں نماز جمعہ کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے (ایم۔ ایل۔ اے) کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ اور ان اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جو آزاد ہونے کے بعد اہل ملک پر عاید ہوتی ہیں۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

اس سلسلے میں قادیان کی سرکاری عمارتوں۔ ڈاکخانہ ایکسچینج آفس پولیس چوکی وغیرہ پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور اسے سلامی دی گئی۔ غرباء میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور کھانا کھلایا گیا۔ رات کو ڈاکخانہ اور ایکسچینج آفس کی عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔

ضروری اطلاع:۔ چونکہ ۱۵ اگست کو ڈاکخانہ میں تعطیل تھی۔ اس لئے ۱۵ اگست کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا۔ (مینیجر)

امن کس طرح قائم ہو

وہ لوگ قابل مذمت ہیں جو اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کی ہلاکت کا باعث بنتے ہیں۔ ہر شخص ایسے لوگوں سے نفرت کرے گا۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ آج کل کے فسادات کی جڑ اسی قسم کی مذموم اغراض ہیں۔ اور جو لوگ ان اغراض کے حامل ہیں وہ کیسے کی طرح اپنی قوم کے محبوب و مقبول بنے بیٹھے ہیں۔ قوم کے یہ لیڈر نہایت عیاری اور ہوشیاری سے اپنے ذاتی مفاد کو قوم کے مفاد کی شکل دے کر انہیں اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل میں استعمال کر رہے ہیں۔ اور چونکہ ان کے اپنے مفاد فساد کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے جس طرح بھی ان سے بن پڑتا ہے وہ اس آگ کو فرو نہیں ہونے دیتے اور اس طرح فسادات کا سلسلہ لمبا چلتا چلا جاتا ہے۔

اس لئے فسادات کی آگ کو فرو کرنے کے لئے سب سے پہلی چیز جو نہایت ضروری ہے۔ وہ عوام کی بیداری ہے۔ انہیں بالوضاحت بتانا چاہئیے کہ کس طرح ذاتی اغراض کیخاطر انہیں قربان کیا جارہا ہے۔ فسادات میں ان کا ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں اس کے برعکس نحوست اور بدبختی ان کے گھروں میں ڈیرے ڈال دے گی۔ اور وہ لوگ جو آج تمہاری حمیت کے غم میں دبلے ہو رہے ہیں اور تمہیں فسادات پر اکسا رہے ہیں۔ گھروں میں آرام سے بیٹھے خوش گپیاں ہانک رہے ہوں گے۔ تمہیں ان سے کسی موثر امداد کی ہرگز امید نہیں رکھنی چاہئیے وہ ہر موقع پر طوطا چشم ثابت ہوں گے غرض اس قسم کی تمام پوشیدہ اغراض سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔ دوسری بات جو فسادات کے ختم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ ایسے لیڈروں کی نشاندہی ہے۔ جن کے شر انگیز بیانات فسادات کی آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ ایسے لیڈر کو عوام کے ذریعے یہ محسوس کرا دیا جائے کہ جن علاقوں میں اس کی قوم کے افراد اقلیت میں ہیں ان کی مکمل حفاظت کا انتظام کئے بغیر اگر اس نے کوئی ایسا بیان دیا جو اکثریت والی قوم کے لئے وجہ اشتعال بن سکتا ہے تو عوام کے نزدیک اس کی تمام تر ذمہ داری اسی پر ہوگی اور اس کی قوم کے عوام اسے کبھی معاف نہیں کریں گے اور وہ اقلیت جو اس کے بیان کے نتیجہ میں نشانہ مصائب بنتی ہے اس لیڈر سے پورا پورا انتقام لے گی۔ اس لئے کسی ایسے بیان سے پیشتر اسے اپنی قوم کو یقین دلانا ہوگا کہ اس نے اپنی اقلیت کی حفاظت کا مکمل انتظام کر دیا ہے۔ اور ان کے ہر نقصان کی تلافی کرائی جائے گی عوام میں اس قسم کے محاسبہ کی سپرٹ کو پیدا کرنا کہ وہ اپنے لیڈروں کو ذمہ داری کا احساس کرا سکیں۔ فسادات کی روک تھام کا ایک نہایت ہی موثر ذریعہ ثابت ہوگا۔ اسوقت تو حالت یہ ہے کہ ہر قسم کے شر انگیز بیانات کے بعد بھی ہر لیڈر اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھتا ہے۔ بلکہ الٹا خاص اعزاز کا متمنی ہوتا ہے یعنی یہ کہ اس فساد کے نتیجہ میں جو اس کے شر انگیز بیان سے رونما ہوا اس کے اعزاز میں اضافہ ہونا چاہئیے اور ایسا اعزاز چونکہ اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ فساد انگیزی میں اور بھی دلیر ہوتا ہے۔

فسادات کے ختم کرنے کا تیسرا ذریعہ اقتصادی اور تمدنی مساوات ہے۔ اب تو ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے پیرؤوں سے دست و گریباں ہوتے ہیں۔ لیکن اگر تمدنی اور اقتصادی تفاوت کا یہی حال رہا۔ تو وہ دن قریب ہیں جبکہ خود ایک مذہب کے پیرو بھی آپس میں گتھم گتھا ہونگے اور ملک ایسی بدباری سے دوچار ہوگا کہ صدیوں اس کے اثرات سے نجات حاصل کرنا مشکل ہو جائے گی۔ غرض جب تک یہ احساس موجود ہے۔ کہ ایک گروہ دوسرے گروہ کی اقتصادی ترقی میں روک بن کر کھڑا ہو گیا ہے۔ اور وہ لوگ ذرائع آمد سے محروم کئے جا رہے ہیں۔ اس وقت تک امن کی خوش فہمی سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ملک کا ہر بہی خواہ اگر غور کرے تو اسے یقین ہو جائے گا۔ کہ مندرجہ بالا ذرائع کو اختیار کئے بغیر ملک میں امن و امان کا مقصد ناممکن الحصول ہے جب تک عوام میں احساس ذمہ داری نہیں جب تک اپنے لیڈروں پر انہیں کنٹرول حاصل نہیں جب تک ملک میں اقتصادی اور تمدنی مساوات کا عملی ثبوت مہیا نہیں کیا جاتا ملک کو امن کی زندگی نصیب نہیں ہوگی

خاکسار:- ملک سیف الرحمٰن واقف زندگی

عید — اور — فطرانہ

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو چاہتا ہے کہ ہر شخص ہی ملک کا ہر غریب اور امیر مناسب حصہ لے سکے یہ مذہب نہیں چاہتا کہ جب کوئی خوشی کا موقعہ آئے تو کوئی شخص محض اس وجہ سے اس کو نہ منا سکے کہ وہ بھوکا تھا یا ننگا تھا۔ اسلام نے دو مخصوص عیدین ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحیٰ۔ عید الفطر اب آ رہی ہے۔ اسلام نہیں چاہتا کہ اس دن کوئی شخص خوش ہونے کی بجائے افسوس کرے کہ اس کے پاس اس دن پہننے کو کپڑا نہیں۔ یا اس دن کھانے کو کچھ نہیں۔ اس لئے امر کیا ہے کہ عید سے قبل ہر مسلمان جو استطاعت رکھتا ہو [illegible] (جن کا کھانا کپڑا و دیگر اخراجات اس کے ذمہ ہوں) فی کس ایک [illegible] تین سیر غلہ) دے۔ جو ایک صاع نہ دے سکے وہ [illegible] صاع [illegible] دے اور اس طرح سے فراہم شدہ غلہ سے غربا کی ضرورت عید کو [illegible] کے لئے ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ذمہ کے غلہ (یا اس کی قیمت [illegible]) عید سے قبل ہی ادا کر دے تا اسکا مصرف مناسب طور سے کیا جا سکے۔ [illegible] اپنے ذمہ کے فطرانے جلد از جلد ادا فرما دیں۔ عہدیداران مال کا فرض ہے کہ وہ فطرانہ کی وصولی میں خاص سعی فرما دیں۔ اور مقامی طور پر صحیح معقول [illegible] احباب کی مناسب امداد کی جا سکتی ہے۔ اور بقیہ رقم جلد از جلد مرکز میں بھیج [illegible]

اگر گندم کا نرخ دس روپے فی من ہو تو ایک صاع کی قیمت گیارہ آنے اور نصف صاع کی قیمت ساڑھے پانچ آنے ہے۔ (ناظم بیت المال)

ضروری تصحیح:- کل کے پرچہ میں لاہور کی تباہی کے [illegible] روایت صفحہ ۲ پر [illegible] ہوئی ہے۔ اس میں "جلسہ اعظم" غلطی سے [illegible] آیا ہے [illegible] جلسہ [illegible] کی بجائے "لاہور کا ایک جلسہ" پڑھا جائے۔

مغربی پنجاب میں وزارت کی تشکیل

لاہور ۱۵ اگست آج صبح مغربی پنجاب کے نئے گورنر سر فرانسس موڈی نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔ اس کے بعد صوبہ کے نئے وزراء نے گورنر کے سامنے حلف وفاداری لیا۔ سردست مغربی پنجاب کی وزارت مندرجہ ذیل چار وزراء پر مشتمل ہو گی۔ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ (وزیر اعظم) سردار شوکت حیات۔ میاں ممتاز دولتانہ۔ شیخ کرامت علی۔

انڈیا گورنمنٹ کی تشکیل

نئی دہلی ۱۵ اگست لارڈ مونٹ بیٹن انڈیا کے گورنر جنرل مقرر ہو گئے ہیں۔ آج آپ نے اور آپ کی وزارت کے تیرہ ارکان نے حلف وفاداری اٹھایا۔ پنڈت نہرو وزیر اعظم ہوں گے۔

حکومت پاکستان معرض وجود میں آگئی!

حلف وفاداری کے وقت تلاوت قرآن مجید

کراچی ۱۵ اگست۔ آج صبح مسٹر محمد علی جناح نے پنجاب کے چیف جسٹس سر عبد الرشید کے سامنے پاکستان کے گورنر جنرل ہونے کا حلف لیا۔ اس موقعہ پر بحری بری فوج کے وسیع ... کے افسر، شہری افسران اعلیٰ اور غیر ملکی نمائندے موجود تھے۔ جب مسٹر جناح بادامی رنگ کی اچکن اور فاختائی رنگ کی ٹوپی پہنے تشریف لائے۔ تو سندھ کے وزیر تعلیم پیر الٰہی بخش نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد آپ نے حلف اٹھانے کی رسم ادا کی۔ اور پھر آپ نے پاکستان گورنمنٹ کے ان سات وزراء سے وفاداری کا حلف لیا۔ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم (ڈیفنس خارجہ) مسٹر اسمٰعیل چندریگر (تجارت۔ صنعت) مسٹر غلام محمد (مالیات) سردار عبد الرب نشتر (رسل و رسائل اور براڈ کاسٹنگ) مسٹر غضنفر علی (خوراک زراعت صحت) مسٹر فضل الرحمٰن (تعلیم۔ ہوم۔ اطلاعات) مسٹر جوگندر ناتھ منڈل (قانون لیبر)

اس تقریب پر افغانستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ کینیڈا اور جنوبی افریقہ کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے۔

آج انڈیا کی دستور ساز اسمبلی میں لارڈ مونٹ بیٹن نے تقریر کی۔ اور شاہ انگلستان کا پیغام سنایا

مسٹر محمد علی جناح کا پیغام

کراچی ۱۵ اگست مسٹر محمد علی جناح نے قیام پاکستان کی تقریب پر ایک بیان میں فرمایا۔ آج برسوں کی قربانیوں کے بعد ہم آزاد پاکستان قائم کر رہے ہیں۔ میں تمام مسلمانوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اب ہم پر قیام امن کی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر اقلیتوں نے حکومت سے وفاداری کی تو ہم ان کی پوری حفاظت کریں گے۔ پاکستان دنیا کی اقوام کے چارٹر کا پابند ہوگا۔ وہ سب ممالک سے دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ ہمیں آج کے مبارک دن اللہ تعالیٰ سے اپنی نازک ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی دعا کرنی چاہیئے۔ اور قیام پاکستان کے لئے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اور ان تھک محنت اور ہمت کیساتھ پاکستان کی خدمت کیلئے کمربستہ ہو جانا چاہیئے۔

کراچی میں جشن پاکستان کی تقریبات

لارڈ مونٹ بیٹن کے اعزاز میں دعوت۔ ملک معظم کی طرف سے پیغام خیرسگالی

کراچی ۱۴ اگست آج شام کو لارڈ مونٹ بیٹن نے پاکستان کی عارضی کیبنٹ کے آخری اجلاس کی صدارت کی۔ اس کے بعد مسٹر محمد علی جناح اور مس فاطمہ جناح نے آپ کے اعزاز میں پارٹی دی۔ رات کو گورنمنٹ ہاؤس میں ایک ڈنر دیا گیا جس میں مسٹر جناح نے تقریر بھی کی۔ آپ نے کہا برطانیہ کی چار نسلوں نے ہندوستان پر حکومت کی ہے۔ اس حکومت میں بہت سے قابل ترین برطانوی دماغوں نے حصہ لیا۔ گو ان سے کئی غلطیاں بھی سرزد ہوئیں۔ لیکن بہرحال انہوں نے وہی کیا جو ان کے نزدیک درست اور مناسب تھا۔ اور اس میں شک نہیں کہ انہوں نے بہت سے امور میں ہندوستان کی خدمت کی۔ مسٹر جناح نے انتقال اختیارات کا ذکر کرتے ہوئے کہا جس طرح اپنی مرضی سے برطانیہ ہندوستان کے تمام اختیارات حکومت سے دستبردار ہو رہا ہے۔ اس کی فی الحقیقت کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔

آپ نے چند گھنٹوں کے اندر عالم وجود میں آنے والی حکومت پاکستان کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ پاکستان اپنی طرف سے اس امر کی پوری کوشش کرے گا کہ دنیا کی دیگر اقوام کے علاوہ برطانیہ اور انڈیا سے بالخصوص دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔

کراچی ۱۴ اگست۔ آج صبح لارڈ مونٹ بیٹن پاکستان دستور ساز اسمبلی میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں آپ نے اراکین اسمبلی سے خطاب کیا۔ آپ نے ملک معظم شاہ انگلستان کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں ملک معظم نے قیام پاکستان کے لئے اراکین اسمبلی کو مبارکباد دی تھی۔ اور نیک خواہشات کا اظہار کیا تھا۔ بادشاہ سلامت نے اپنے پیغام میں کہا۔ برطانیہ اور برطانوی دولت مشترکہ کے دیگر تمام ممبر پاکستان کی ہر عملی مدد کریں گے۔ اور پاکستان عوام کی بھلائی اور بہبودی کے لئے ... کام کرے گا ہم اس سلسلہ میں اس کا ہاتھ بٹائیں گے۔

لاہور اور امرتسر میں پھر شدید خونریزی

ایک مسلح گروہ کے ۶۱ اشخاص کو ہلاک کر دیا گیا

لاہور ۱۴ اگست۔ چند دن تک شہر کی فرقہ وارانہ حالت نسبتاً بہتر رہنے کے بعد پھر شدید فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوگئے ہیں۔ شہر کے قریباً تمام بیرونی اور اندرونی حصے فساد کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔ چنانچہ کل دن بھر جگہ جگہ نہایت وسیع پیمانے پر مکانات کو آگ لگانے اور بم پھینکنے کا سلسلہ جاری رہا۔ موچی گیٹ۔ انارکلی۔ دھرم پورہ مزار چھتہ بادامی باغ۔ بھاٹی گیٹ۔ اور اسی طرح متعدد دیگر مقامات پر مختلف نوعیت کی وارداتیں ہوتی رہیں۔ پولیس اور فوج کو کئی مقامات پر مختلف اوقات میں لگاتار گولی چلا کر بلوائیوں کو منتشر کرنا پڑا۔ کافی تعداد میں لوگ ہلاک اور مجروح ہوئے۔ سٹی مجسٹریٹ نے بتایا ہے کہ اب حالات پر کسی قدر قابو پا لیا گیا ہے۔

امرتسر ۱۴ اگست یہاں پر بھی فرقہ وارانہ فساد پھر زور پکڑ گیا ہے۔ چنانچہ آگ لگانے۔ بم پھینکنے۔ اور اکا دکا اشخاص پر حملہ کرنے کا سلسلہ دن بھر جاری رہا۔ امرتسر کے نواحی دیہات میں بھی حالت تشویشناک ہے۔

بجیٹھہ کے علاقہ میں فوج نے ایک بہت بڑے مسلح گروہ کا تعاقب کیا۔ اور ۶۱ اشخاص کو ہلاک کر دیا۔ یہ گروہ مشین گنوں۔ رائفلوں۔ برچھیوں۔ اور دیگر کئی قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھا۔

پنجاب کے لیڈروں کی طرف سے قیام امن کی اپیل

لاہور ۱۴ اگست پنجاب کے مسلمان۔ ہندو اور سکھ لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ انتقال اقتدار کے اس تاریخی موقع پر قتل و غارت اور خونریزی کو فوراً بند کر دیں۔ اور امن و امان کی فضا میں پاکستان اور انڈیا کی قومی حکومتوں کی تشکیل کرنے کا موقع دیں۔ اس اپیل پر خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ۔ میاں ممتاز دولتانہ۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو۔ اور سردار سورن سنگھ نے دستخط کئے ہیں۔